خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 1 نومبر 2024 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور نے غزوہ بنو قریظہ کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس غزوہ میں دو مسلمان شہید ہوئے، بنو قریظہ کے مقتولین کی تعداد کے متعلق مختلف روایات ملتی ہیں، مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کے تقریباً ۴۰۰ کے قریب یہود حضرت سعد کے فیصلہ کے مطابق قتل کئے گئے۔ بعد میں ایک گھر میں خندق کھود کر انہیں دفن کر دیا گیا۔ اس وقت کے حالات اور روایات سے معلوم پڑتا ہے کہ بعد کے غیر مسلم مورخین نے مسلمانوں کی یہود دشمنی کو ہوا دینے کیلئے یہود کی تعداد بیان کرنے میں مبالغہ سے کام لیا ہے

یہ فیصلہ حضرت سعد کا تھا، اس وقت کے حالات کے مطابق تھا ظالمانہ نہ تھا، آپ ﷺ کا تعلق اسقدر تھا کہ اس فیصلہ پر اپنی ریاست میں عملدر آمد کروایا، یہود بھی اس فیصلہ کے خلاف نہ تھے جو کہ روایات سے ثابت ہے، آپ ﷺ نے اس وقت بھی مقتولین پر رحم کا سلوک کیا جس نے معافی طلب کی اسے چھوڑ دیا گیا اور اسکا سارا مال اور خاندان اسے لوٹا دیئے گئے، کسی شخص کے سامنے دوسرے کو قتل نہ کیا گیا۔

مدینہ میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہونے کے بعد آپ ﷺ نے یہود سرداران سے دوستی کا عہد کیا، اور بیرونی دشمن کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرنے کا کہا، لیکن سب سے پہلے بنو قینقاع نے عہد شکنی کی، جنگ کی طرح ڈالی اور مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کی، انہیں صرف جلاوطنی کی سزا دی گئی تا مدینہ کا امن نہ خراب ہو۔ بقیہ یہود نے اس سے سبق حاصل نہ کیا اور دوسرا قبیلہ بنو نضیر مسلمانوں کے خلاف اٹھا اور آپ ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش کی، اور معلوم پڑنے پر جنگ پر اتر آئے بنو قریظہ نے بھی اس جنگ میں انکی مدد کی، مغلوب ہونے پر بنو قریظہ کو معاف کر دیا گیا اور بنو نضیر کو بغیر اسلحہ کے مدینہ چھوڑ کر جانے کا کہا۔ لیکن بنو نضیر نے مدینہ سے نکل کر سارے عرب کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا اور جنگ کیلئے بڑا لشکر لیکر مسلمانوں کے خلاف اُمڈ آئے، اور اس وقت اس سب سے سبق حاصل کرنے کی بجائے بنو قریظہ عہد شکنی کرتے ہوئے مسلمان عورتوں اور بچوں پر پیچھے کی جانب سے حملہ آور ہو گئے۔

بنو قریظہ کو سزا کسی ایک جرم کے باعث نہیں دی گئی بلکہ وہ بیوفائی اور احسان فراموشی کے مرتکب ہوئے، بد عہدی اور غداری کے مرتکب ہوئے، بغاوت اور اقدام قتل کے مرتکب ہوئے اور انتہائی نازک حالات میں یہ اعمال کئے گئے۔

اس وقت کے حالات کے مطابق جو سزائیں تھیں ان کے مطابق اگر بنو قریظہ کو مدینہ میں قیدی بنایا جاتا تو ہمیشہ ان سے خطرہ بنا رہتا اور وہ مسلمانوں پر بوجھ بنے رہتے، دوسری سزا جلاوطنی تھی لیکن بنو نظیر کا عمل اس کی اجازت نہ دیتا تھا، اگر ایسا کیا جاتا تو وہ خودکشی سے کم

نہ تھا۔ یہ ہر دو سزائیں ناممکن تھیں اسکے علاوہ وہی راستہ کھلا تھا جو حضرت سعد کا فیصلہ تھا۔ حضرت سعد کا فیصلہ گو کہ سنجید و تھا لیکن اس وقت کے حالات کے مطابق تھا۔
اس کے بغیر چارا نہ تھا۔ بعض غیر مسلم مورخین بھی اسکی گواہی دیتے ہیں۔

بنو قریظہ کی حیثیت کوئی معمولی دشمن کی نہ تھی بلکہ وہ باغی بھی تھے اور جنگ کے حالات میں باغی کی سزا سوائے قتل کے اور کوئی نہیں، اگر باغی کو انتہائی سزا نہ دی جائے تو نظام حکومت بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور شریر اور مفسد پرواز لوگوں کو ایسی جرات حاصل ہو جاتی ہے جو امن عامہ کیلئے سخت مہلک ثابت ہوتی ہے اور یقیناً ایسے حالات میں باغی پر رحم کرنا دراصل ملک پر اور ملک کے امن پسند لوگوں پر ظلم کے ہم معنی ہوتا ہے۔ حضرت سعد کا فیصلہ منصفانہ اور قواعد کے مطابق تھا۔ آپ ﷺ سارے قبیلہ کو معاف نہ کر سکتے تھے چونکہ حضرت سعد نے آپ سے عہد لیا تھا، اور انکا فیصلہ موسوی شریعت کے مطابق تھا جسپر یہود میں عمل بھی کیا جاتا رہا، اس فیصلہ کے بعد پھر جس نے رحم کی اپیل کی اسے چھوڑ دیا گیا لیکن خود سے کسی کو معاف نہ کر سکتے تھے کیونکہ جو باغی اپنے جرم پر ندامت کا اظہار بھی نہیں کرتا اسے خود چھوڑ دینا نہایت خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ آج کے دور میں فلسطین پر ہونے والے مظالم قطعاً ان حالات کے مطابق نہیں، اور پھر عورتوں اور بچوں پر بھی ظلم کیا جا رہا ہے، لیکن اس کے قصوروار ہمارے مسلمان بھی ہیں جنہوں نے اپنے مفاد کیلئے اسلام کی ساخت کو بھی نقصان پہنچایا، اللہ تعالی انہیں عقل دے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ہَادِیَ لَہٗ ۞ وَاَشْہَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞ عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞